وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں
لگا رہے گا اللہ اسکی حاجت پوری کرے گا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ صدق اللہ العظیم

فضائل درود شریف مع فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم

تعلیم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب برائے فروخت نہیں ہے

ختم نبوت

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (جامع الترمذی: ۲۲۱۹)

"میں خاتم النبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرکز کے اغراض و مقاصد

فقط اللہ کی عبادت

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ (سورۃ النساء: ۳۶)

محبت واطاعت مصطفیٰ ﷺ کی

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ

اے نبی ﷺ! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (آل عمران-۳۱)

اللہ کی مخلوق کی خدمت

اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی: ۱۹۲۴)

المصطفیٰ ﷺ مرکز کے رہنما اصول

جو کام زیادہ کرنے ہیں

☆ **قرآن وسنت پر عمل اور دعوت**: ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا رہے گا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔ (النور: ۵۲)

☆ **مسلم امہ سے فرقہ پرستی وتعصّبات کے خاتمے کی کوشش**: ترجمہ۔ تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔ (آل عمران: ۱۰۳)

☆ **فلاح اتحاد امت کی کوشش**: ترجمہ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تم اپنے بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ (مسلم: ۱۷۰)

☆ **فکر آخرت**: ترجمہ۔ جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔ (الشوریٰ: ۲۰)

جو کام بالکل نہیں کرنے

☆ **شرک**: ترجمہ۔ کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔ (الرعد-۳۶)

☆ **بدعت**: ترجمہ۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (نسائی: ۱۵۷۹)

☆ **ظلم**: ترجمہ۔ کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (مسلم: ۱۶۲)

☆ **حقوق العباد میں کوتاہی**: ترجمہ۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور قرابت دار ہمسایہ اور غیر قرابت دار ہمسایہ۔ (النساء: ۳۶)

جن کا ادب کرنا ہے

☆ **اہل بیت اطہارؓ**: ترجمہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔ (ترمذی: ۳۷۸۹)

☆ **صحابہ کرامؓ**: ترجمہ۔ مہاجر وانصار میں سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے جنہوں نے نیکی میں (ان کی) اتباع کی۔ اللہ سب سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ (التوبہ: ۱۰۰)

☆ **اولیاء کرام**: ترجمہ۔ اللہ کے نیک بندوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پوری کر دیتا ہے۔ (بخاری: ۲۷۰۳)

☆ **علماء کرام**: ترجمہ۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (ترمذی: ۲۶۸۲)

بہترین بات اللہ کی کتاب (قرآن) اور بہترین طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ (بخاری: 7277)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا
اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

فضائل درود شریف

مع

فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم

تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن وسنت کی دعوت وبالادستی | فرقہ پرستی ومسلکی تعصّبات کا خاتمہ | اتحاد وفلاح امتِ مسلمہ

تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کتب فی سبیل اللہ حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

کیانی سٹریٹ بحریہ انکلیو روڈ نیول شرقی اسلام آباد پاکستان
چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ شیخوپورہ پنجاب پاکستان
+92 300-5115922 Almustafa Markaz
almustafamarkz@gmail.com www.almustafamarkaz.com

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

فہرست مضامین

درود پاک کا حکم قرآن سے	4
درود پاک کی فضیلت احادیث سے	4
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب	4
ایک دفعہ درود شریف پڑھنے کا اجر	5
قیامت کے دن حسرت کا باعث	6
شفاعت نبوی کا حصول	7
غموں کو مٹانے کا ذریعہ	8
دعا کی قبولیت	10
دس نیکیاں	12
درود پڑھنے والے لوگوں کی صحبت کی برکت	15
اذان کے جواب میں درود شریف	17
مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت	18
جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت	19

فرشتے سلام پہنچاتے ہیں	21
سلام کا جواب خود نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں	22
بخشش کا ذریعہ	23
درود شریف کا پڑھنا صدقہ اور پاکیزگی ہے	24
درود پاک نہ پڑھنے پر وعید	26
حدیث منبر	27
دعا کا موقوف رہنا	29
درود شریف پڑھنے کا طریقہ خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا	29
فضائل اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم	41
اہل بیت اطہار کا مصداق اور ان کا مصداق	41
حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت	46
حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی فضیلت	48

53	حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت
65	فضائل ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن
65	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
69	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
73	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
74	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
76	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی فضیلت
77	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
78	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
80	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
82	ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
83	ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
84	ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درود پاک کا حکم قرآن سے

﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾﴾ (الاحزاب:۵۶)

”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو، اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

درود پاک کی فضیلت احادیث سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب:

......((عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوۡلَی النَّاسِ بِی یَومَ الۡقِیَامَۃِ أَکۡثَرُھُمۡ عَلَیَّ صَلَاۃً))

(سنن ترمذی، حدیث:۴۸۴)

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔‘‘

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے کا اجر:

......((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - : أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: »مَن صلّٰى عَلَيَّ [صَلَاةً] وَّاحِدَةً ، صَلَّى اللهُ عَلَيهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيَّاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.(أخرجه النسائی،:1298)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ

مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔''

......((عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہُ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً.)) (مسند احمد: 6605)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں۔''

درود شریف نہ پڑھنا قیامت کے دن حسرت کا باعث

...((عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی مَجْلِسٍ فَتَفَرَّقُوا، وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ، وَیُصَلُّوا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، إِلَّا کَانَ

مَجۡلِسُهُمۡ تِرَةً عَلَيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ"))
(مسند احمد، حدیث: ۹۷۶۴)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ مجلس لگا کر بیٹھیں اور اس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے بغیر اٹھ کر چلے جائیں تو ان کی وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن حسرت کا باعث ہوگی۔''

شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصول:

((عَنۡ اَبِي الدَّرۡدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ صَلّٰى عَلَيَّ حِيۡنَ يُصۡبِحُ عَشۡرًا وَحِيۡنَ يُمۡسِي عَشۡرًا أَدۡرَكَتۡهُ شَفَاعَتِي يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ)) (جامع الاحادیث للسیوطی: ۲۲۷۶۴)

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

غموں کو مٹانے کا ذریعہ:

......عَنْ أُبَيِّ بنِ كَعْبٍ - رَضِيَ اللهُ عَنهُ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلَ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: ((مَا شِئْتَ)) قُلْتُ: الرُّبُعَ، قَالَ: ((مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: فَالنِّصْفُ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: ((إِذًا تُكْفَى هَمُّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ))

(رواہ الترمذی:۲۴۵۷)

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا: تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی: (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا: جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا: تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی: میرے آقا! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی: اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سُن کر رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے

اور تیرے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

دعا کی قبولیت:

......((عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: بَينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ قَاعِدًا! إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيتَ فَقَعَدتَّ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي! اُدْعُ تُجَبْ)) (رواہ الترمذی:3476)

"حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا، اس نے نماز سے

فارغ ہوتے ہی دُعا مانگنا شروع کی: یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔ جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کیا کر، جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔"

......((عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ))

(ترمذی:۵۹۳)

’’سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر دعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔‘‘

دس نیکیاں:

((عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لَا يُفَارِقُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَّا خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِمَا يَنُوبُهُ مِنْ حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

قَالَ: فَجِئْتُهُ وَقَدْ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْأَسْوَافِ فَصَلَّى فَسَجَدَ وَأَطَالَ السُّجُودَ قُلْتُ: قَبَضَ اللهُ رُوحَهُ قَالَ: وَرَفَعَ رَأْسَهُ فَدَعَانِي فَقَالَ: " مَا لَكَ؟ ". فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَطَلْتَ السُّجُودَ قُلْتُ: قَبَضَ اللهُ رُوحَ رَسُولِهِ لَا أَرَاهُ أَبَدًا قَالَ: " سَجَدْتُ لِرَبِّي شُكْرًا فِيمَا أَبْلَانِي فِي أُمَّتِي مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً مِنْ أُمَّتِي كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ"

(الترغیب والترھیب:1658)

’’حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہیں ہوتے تھے، تاکہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ قبض کر لی ہے۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح مبارکہ کو قبض فرمایا، اب میں حضور کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھ پر میرے رب کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔"

درود پڑھنے والے لوگوں کی صحبت کی برکت:

((اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِنَ الْمَلَائِکَۃِ یَطْلُبُونَ حِلَقَ الذِّکْرِ فَاِذَا اَتَوا عَلَیْھَا حَفُّوا بِھِمْ ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَھُمْ اِلَی السَّمَاءِ اِلٰی رَبِّ الْعِزَّۃِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَیَقُولُونَ رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُونَ آلَائَکَ وَیَتْلُونَ کِتَابَکَ وَیُصَلُّونَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَیَسْئَلُونَکَ لِاٰخِرَتِھِمْ وَدُنْیَاھُمْ فَیَقُولُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوھُمْ رَحْمَتِی فَیَقُولُونَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ اِنَّمَا اعْتَبَقَھُمْ اِعْتِبَاقًا فَیَقُولُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوھُمْ رَحْمَتِی فَھُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ.)) (مسند بزار: 6494)

”فرمایا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ

فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔
پس جب کسی حلقۂ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزۃ جل شانہ کے دربار بھیجتے ہیں وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں: یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب کریم! ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وہ کسی کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔"

اذان کے جواب میں درود شریف:

((عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ«)) (صحیح مسلم: ۳۸۴)

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس

درود پاک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لیے بنایا گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں، لہٰذا جو شخص میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

عن فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: " رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ " وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: " رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ "۔

(سنن ترمذی:314)

فاطمہ بنت حسین اپنی دادی فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام بھیجتے اور یہ دعا پڑھتے: »رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ« "اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے" اور جب نکلتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلاۃ (درود) وسلام بھیجتے اور یہ کہتے: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ « "اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے"۔

جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت:

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ" قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُولُونَ: بَلِيتَ، فَقَالَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ". (سنن ابی داؤد: 1047)

اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے سب سے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم پیدا کئے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن چیخ ہو گی اس لیے تم لوگ اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔ اوس بن اوس کہتے ہیں: لوگوں نے

کہا: اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ (مرکر) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کے بدن کو حرام کر دیا ہے“۔

فرشتے سلام پہنچاتے ہیں:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ))

(سنن نسائی:1283)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔)

((اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلَکًا اَعطَاہُ سَمْعَ العِبَادِ فَلَیسَ مِن اَحَدٍ یُصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا اَبلَغَنِیھَا وَاِنِّی سَأَلتُ رَبِّی اَن لَّایُصَلِّیَ عَلَیَّ عَبدٌ صَلَاۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیہِ عَشرَ اَمثَالِھَا .)) (الجامع الصغیر للسیوطی: 3939)

’’بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولیٰ کریم! جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔‘‘

سلام کا جواب خود نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ، إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي

حَتّٰی أَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ". (سنن ابی داؤد: 2041)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھ پر جب بھی کوئی سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔

بخشش کا ذریعہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً، كَتَبَ اللهُ لَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ"۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث: 964)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے، جو دس دفعہ درود بھیجے اس پر سو دفعہ رحمت بھیجتا ہے، اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے تو اس کی آنکھوں کے درمیان نفاق سے اور آگ سے بیزاری اور بچاؤ لکھ دیا جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز شہداء کے ساتھ ٹھہرائیں گے۔

درود شریف کا پڑھنا صدقہ اور پاکیزگی ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »أَيُّمَا رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَأَطْعَمَ نَفْسَهُ وَ كَسَاهَا فَمَنْ دُونَهُ مِنْ خَلْقِ اللهِ لَهُ زَكَاةٌ« »أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ « وَقَالَ: »لَا يَشْبَعُ مُؤْمِنٌ يسْمَعُ خَيْرًا حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ« هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ" (مستدرک حاکم: 7175)

" حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال کمائی کر کے اس میں سے خود کھا لے، اور پہن لے وہ بھی اس کے لئے صدقہ کی حیثیت رکھتی ہے، اگر چہ وہ دوسروں کو نہ دے۔ جس مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو, اس کو چاہیے کہ وہ یہ درود شریف پڑھ لیا کرے اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔ (درود شریف یہ ہے) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔اور فرمایا: مومن نیکی کی بات سننے سے سیر نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ جنت پہنچ جاتا ہے۔

درود پاک نہ پڑھنے پر وعید

((عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مَن نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الجَنَّةِ.)) (سنن ابن ماجہ:۹۰۸)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔''

((قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: اَلبَخِيلُ الَّذِي مَن ذُكِرتُ عِندَهٗ فَلَم يُصَلِّ عَلَيَّ))

(رواہ الترمذی:3546)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس

میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔"

حدیث منبر:

((عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا رَقِيَ عَتَبَةً، قَالَ: »آمِينَ« ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً أُخْرٰى، فقَالَ: »آمِينَ« ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً ثَالِثَةً، فَقَالَ: »آمِينَ« ثُمَّ، قَالَ: »أَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: آمِينَ، قَالَ: وَمَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا، فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: آمِينَ، فَقَالَ: وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: آمِينَ فَقُلْتُ: آمِينَ«)) (صحیح ابن حبان: 3757)

"حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا: آمین۔ یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: حضور! اس تین بار آمین کہنے کا کیا مطلب ہوا؟ تو) فرمایا: جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: بدبخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا: آمین۔ دوسرا بدبخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا: آمین۔ تیسرا وہ شخص بدبخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر پاک ہوا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا، آپ کہیے: آمین۔ تو میں نے کہا: آمین۔"

دعا کا موقوف رہنا:

((عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوقُوفٌ بَینَ السَّمَاءِ وَالأَرضِ لَا یَصعَدُ مِنہُ شَیءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ)) (سنن ترمذی:۴۸۶)

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے، جب تک تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھ لے اوپر نہیں جاسکتی۔''

درود شریف پڑھنے کا طریقہ خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا

((عَنْ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی لَیلٰی قَالَ لَقِیَنِی ...... کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ: أَلَا أُھْدِی لَكَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَأَھْدِھَا لِی، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.)) (صحیح بخاری، حدیث:3370)

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ پیش کروں جو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ پیش کریں۔ وہ کہنے لگے: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! بے شک اللہ نے ہمیں سکھلایا ہے کہ آپ پر سلام کیسے پڑھیں، لیکن آپ

ہمیں یہ سکھائیں کہ آپ پر اور آپ کی آل پر ہم درود کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ایسے پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّكَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّكَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ.

(اے اللہ! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نازل فرما جیسا کہ آپ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا۔ اے اللہ! برکتیں نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور آل سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک آپ تعریف کے لائق اور

بزرگی والے ہیں۔)

......((قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: مَن قَالَ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنزِلْهُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَكَ يَومَ القِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِي.)) (مسند احمد:16991)

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یوں درود پاک پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنزِلْهُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَكَ يَومَ القِيَامَةِ (اے اللہ! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نازل فرما اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو) اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔"

......((عَن أَبِي حُمَيدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُم قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰہِ! كَيفَ نُصَلِّي عَلَيكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ

-صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ- قُولُوا :» اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيتَ عَلٰى آلِ إِبرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكتَ عَلٰى آلِ إِبرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ «.))

(صحيح بخاری:۳۳۶۹)

''حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسے پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيتَ عَلٰى آلِ إِبرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكتَ عَلٰى آلِ إِبرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

(اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ازواج

مطہرات اور ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرمایا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔)

......((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ- قَالَ » مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ «.))

(سنن ابوداؤد:۹۸۴)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ

ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَأَزْوَاجِہٖ أُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِینَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَأَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّكَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ«.))

(اے اللہ! درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو نبی امی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آل ابراہیم علیہ السلام پر بے شک آپ ہی سزاوار حمد ہیں، بزرگی والے ہیں)

عَنْ أَبِی مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِیِّ، قَالَ: قِیلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أُمِرْنَا أَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْكَ وَنُسَلِّمَ ,

أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ , فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ , قَالَ:" قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ , اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ".(سنن نسائی: 1287)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ہمیں آپ پر صلاۃ (درود) وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے، رہا سلام تو اسے ہم جان چکے ہیں، مگر ہم آپ پر صلاۃ (درود) کس طرح بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ”کہو »اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ , اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ« ”اے اللہ! محمد پر تو اسی طرح صلاۃ (درود) و رحمت بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم پر بھیجا ہے، اے اللہ! محمد پر تو اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں“۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُولُوا: " اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ "

(سنن ترمذی:3220)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ کی

مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ سے بشیر بن سعد نے کہا: اللہ نے ہمیں آپ پر صلاۃ (درود) بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ تو ہم کیسے آپ پر صلاۃ (درود) بھیجیں، راوی کہتے ہیں: آپ (یہ سن کر) خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ انہوں نے نہ پوچھا ہوتا تو ہی ٹھیک تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو:

»اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،« اور سلام تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تم (التحیات میں) جانتے ہو۔

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ، قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ".

(سنن نسائی: 1287)

موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: "مجھ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجو، اور دعا میں کوشش کرو، اور کہو: »اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ« "اے اللہ! صلاۃ (درود و رحمت) بھیج محمد پر اور آل محمد پر"۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ:" قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ ".(سنن نسائی:1294)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں، پر مگر آپ پر صلاۃ (درود و رحمت) کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس طرح کہو: »اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ« "اے اللہ! درود و رحمت بھیج اپنے بندے اور رسول محمد پر جس طرح تو نے ابراہیم پر بھیجا ہے، اور برکتیں نازل فرما محمد اور آل محمد پر ویسے ہی جیسے تو نے ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں"۔

فضائل اہل بیت اطہار رضی اللہ عنھم

اہل بیتِ اطہار کا مصداق اوران کے فضائل

عن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال: وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ (سورۃ آل عمران آیۃ 61)، دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي. (صحیح مسلم: 6220)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیت اتری: " (تو آپ کہہ دیں: آؤ) ہم اپنے بیٹوں اور تمھارے بیٹوں کو بلالیں۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، اورحضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا:

"اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔"

قَالَتْ عَائِشَةُ: "خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا".

(صحیح مسلم:6261)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں۔ اتنے میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس چادر کے اندر

کرلیا۔ پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی اس میں داخل کرلیا۔ پھر سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں تو ان کو بھی انہی کے ساتھ شامل کرلیا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی شامل کر کے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کرے اور تم کو پاک کرے اے گھر والو۔ (الاحزاب:33)۔

عن زيد بن ارقم قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ، وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ، أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي

أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ ".(صحیح مسلم:6225)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع مقام "خم" کے پانی کے مقام پر خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف کو بیان کیا اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر فرمایا کہ اس کے بعد اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا (موت کا

فرشتہ) پیغام اجل لائے اور میں قبول کر لوں۔ میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ پہلے تو اللہ کی کتاب ہے اور اس میں ہدایت ہے اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔ غرض کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی طرف رغبت دلائی۔ پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں، تین بار فرمایا۔ اور حصین نے کہا کہ اے زید! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون سے ہیں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اہل بیت نہیں ہیں؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے۔ حصین نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ علی، عقیل، جعفر اور عباس کی اولاد ہیں۔ حصین نے کہا کہ ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ".
(صحیح بخاری:3752)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی خوشنودی) کو آپ کے اہل بیت کے ساتھ (محبت و خدمت کے ذریعہ) تلاش کرو۔

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت

قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَيَّ أَنْ "لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ". (صحیح مسلم:240)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑ اور روح کو تخلیق کیا! نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتا دیا تھا کہ "میرے ساتھ مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے سوا کوئی بغض نہیں رکھے گا۔"

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ فِي رِوَايَةٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلاً يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.(سنن ابن ماجہ:121)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: "جس کا مولیٰ میں ہوں، علی اس کے مولیٰ ہیں"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ بھی سنا: "تم (یعنی علی) میرے لیے ویسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لیے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"، نیز میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "آج میں لڑائی کا جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے"۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ , وَحُسَيْنٍ , فَقَالَ: " مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ , وَأَبَاهُمَا , وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ".(سنن ترمذی:3733)

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ”جو مجھ سے محبت کرے، اور ان دونوں سے، اور ان دونوں کے باپ اور ان دونوں کی ماں سے محبت کرے، تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا“۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي ".(صحیح بخاری: 3767)

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، يَقُولُ: " أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ "، فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ (صحیح بخاری:3729)

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا، اس کی اطلاع جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب انہیں کوئی تکلیف دے) کسی پر غصہ نہیں آتا۔ اب دیکھیئے یہ علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے سنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امابعد: میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (زینب رضی اللہ عنہا کی، آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کرائی تو انہوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے اور بلاشبہ فاطمہ بھی میرے (جسم کا) ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ کی بیٹی اور اللہ تعالیٰ کے ایک دشمن کی بیٹی ایک

شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں۔

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا ، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا ، فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا، قَالَتْ: " أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ ". (سنن ترمذی:3893)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ باتیں کہیں تو وہ رو پڑیں، پھر آپ نے دوبارہ ان سے کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگیں، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وفات پا گئیں تو میں نے ان سے ان کے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتایا تھا کہ عنقریب آپ وفات پا جائیں گے، تو (یہ سن کر) میں رونے لگی تھی، پھر آپ نے جب مجھے یہ بتایا کہ مریم بنت عمران کو چھوڑ کر میں اہل جنت کے تمام عورتوں کی سردار ہوں گی، تو یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رضی الله عنها، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيعًا، لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ علیها السلام تَمْشِي، وَلَا وَاللهِ، مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ (صحیح بخاری:5928)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اِتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔

حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت

عَنِ الْبَرَاءِ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: " اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا ". (سنن ترمذی:3782)

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: »اللهم إني أحبهما فأحبهما« ”اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت فرما“۔

عَنْ الْحَسَنِ، سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: " ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ".(صحیح بخاری:3746)

حسن نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اورانہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے، آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ، ثُمَّ قَالَ:" صَدَقَ اللَّهُ (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سورة التغابن آية 15) رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ"، ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ. (سنن ابی داؤد:1109)

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں لال قمیص پہنے ہوئے گرتے پڑتے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر پڑے، انہیں اٹھالیا اور لے کر منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا: "اللہ نے سچ فرمایا ہے:

(إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سورة التغابن آية 15) "تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں" میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا"، پھر آپ نے دوبارہ خطبہ دینا شروع کر دیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي ".(سنن ابن ماجہ:143)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے حسن و حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان دونوں سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی"۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، قال: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا قَالَ: أَبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى

ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ
فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ
قَالَ: " كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي
فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ".

(سنن نسائی:1142)

شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں میں سے کسی ایک نماز کے لیے نکلے، اور حسن یا حسین کو اٹھائے ہوئے تھے، جب آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو انہیں (زمین پر) بٹھا دیا، پھر آپ نے نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہی، اور نماز شروع کر دی، اور اپنی نماز

کے دوران آپ نے ایک سجدہ لمبا کردیا، تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر ہے، اور آپ سجدے میں ہیں، پھر میں اپنے سجدے کی طرف دوبارہ پلٹ گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کرلی تو لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ اتنا لمبا کردیا کہ ہم نے سمجھا کوئی معاملہ پیش آگیا ہے، یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان میں سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی، البتہ میرے بیٹے نے مجھے سواری بنالیا تھا تو مجھے ناگوار لگا کہ میں جلدی کروں یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش پوری کرلے“۔

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: " قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ

إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: " مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ ". (صحیح بخاری: 5997)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ

شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ".

(صحیح بخاری:3371)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کے لیے مانگا کرتے تھے۔ « أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔"

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدُعِينَا إِلَى طَعَامٍ فَإِذَا حُسَيْنٌ

يَلْعَبُ فِي الطَّرِيقِ، فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَمُرُّ مَرَّةً هَا هُنَا وَمَرَّةً هَا هُنَا، يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ فِي ذَقْنِهِ وَالأُخْرَى فِي رَأْسِهِ، ثُمَّ اعْتَنَقَهُ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، أَحَبَّ اللهُ مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، سِبْطَانِ مِنَ الأَسْبَاطِ."

(الادب المفرد:364)

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانے کی دعوت پر باہر نکلے تو راستے میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے لوگوں سے آگے بڑھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا۔ بچے نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا۔ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ہنسی کرتے رہے یہاں تک کہ اس کو پکڑ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا اس کے سر پر رکھا اور اسے گلے لگا لیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت کرے جو حسن اور حسین دونوں سے محبت کرے۔ حسن اور حسین دونوں ہمارے بچوں میں سے ہیں۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ:" كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ، فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ".

(صحیح بخاری:1485)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توڑنے کے وقت زکوٰۃ کی کھجور لائی جاتی، ہر شخص اپنی زکوٰۃ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی کہ کھجور کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔ (ایک مرتبہ) حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ایسی ہی کھجوروں سے کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جونہی دیکھا تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی۔ اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد زکوٰۃ کا مال نہیں کھا سکتی۔

عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا

يَسْأَلُنِي عَنْ دم البعوض وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا".

(صحیح بخاری:5994)

ابو نعیم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا ان سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کے متعلق پوچھا (کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا، فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو، (مچھر کی جان لینے کے تاوان کا مسئلہ پوچھتا ہے) حالانکہ اس کے ملک والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو (بے تکلف قتل کر ڈالا) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ یہ دونوں (حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

فضائل ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن

اَلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ
(الاحزاب:6)

ایمان والوں کے لیے یہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں، اور ان کی بیویاں ان مؤمنین کی مائیں ہیں۔

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا، قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ: " إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ ". (صحیح بخاری:3818)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں میں جتنی غیرت مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی حالانکہ انہیں میں نے

دیکھا بھی نہیں تھا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بکثرت فرمایا کرتے تھے اور اگر کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جیسے دنیا میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور ان سے میرے اولاد ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ:" أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:" يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ". (صحیح بخاری:3820)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس ایک برتن لیے آ رہی ہیں جس میں سالن یا (فرمایا) کھانا یا (فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام پہنچا دیجیئے گا اور میری طرف سے بھی! اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجیئے گا جہاں نہ شور و ہنگامہ ہوگا اور نہ تکلیف و تھکن ہوگی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ". (سنن ترمذی:3878)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ساری دنیا کی عورتوں میں سے تمہیں مریم

بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، اورفرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: " إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ "، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(صحیح بخاری:6253)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ ان پر بھی اللہ کی طرف سے سلامتی اور اس کی رحمت نازل ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُ

الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ، ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ".

(صحیح بخاری:7012)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دیکھائی گئیں، میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کھولو اس نے کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کے پاس سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا۔ پھر میں نے تمہیں دیکھا کہ فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے

ہوئے ہے۔ میں نے کہا کہ کھولو! اس نے کھولا تو اس میں تم تھیں، پھر میں نے کہا کہ یہ تو اللہ کی طرف سے ہے جو ضرور پورا ہوگا۔"

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ , قَالَ: فَأَتَيْتُهُ , فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: " عَائِشَةُ "، قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: " أَبُوهَا ".(سنن ترمذی:3885)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لشکر ذات السلاسل کا امیر مقرر کیا، وہ کہتے ہیں: تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "عائشہ"، میں نے پوچھا: مردوں میں کون ہے؟ آپ

نے فرمایا: "ان کے والد"۔

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: " مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا ".

(سنن ترمذی:3883)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی کوئی حدیث مشکل ہوتی اور ہم نے اس کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو ہمیں ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی جانکاری ضرور ملی۔

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ

عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ". (سنن ترمذی: 1834)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مردوں میں سے بہت سارے مرد درجہ کمال کو پہنچے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ درجہ کمال کو پہنچیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح تمام کھانوں پر ثرید کو"۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ : قَال النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم : يَا حَفْصَة، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ : فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّة.

(المعجم الاوسط: 151)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرئیل

علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ يَتَسَارُّ إِلَيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ، تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ "، قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَنْبَسَةُ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ

أَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ، وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ. (صحیح مسلم: 728)

نعمان بن سالم سے اور انھوں نے عمرو بن اوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنے مرض الموت میں ایک ایسی حدیث سنائی جس سے انتہائی خوشی حاصل ہوتی ہے، کہا: میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا" جس نے ایک دن اور ایک رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے ان کے بدلے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔" ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔ عنبسہ نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک

نہیں کیا۔ عمرو بن اوس نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں عنبسہ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔ نعمان بن سالم نے کہا: جب سے میں نے عمرو بن اوس سے ان کے بارے میں سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

عن أَنَس بْن مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: " نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ". (صحیح بخاری: 7421)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ پردہ کی آیت ام المؤمنین زینب بن جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت

کے ولیمہ کی دعوت دی اور زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے آسمان پر کرایا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا، قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ ".(صحیح مسلم:2452)

عائشہ بنت طلحہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛" تم میں سب سے جلدی میرے ساتھ آ ملنے والی (میری وہ اہلیہ ہوگی جو) تم میں سب سے لمبے ہاتھوں والی ہے۔" انھوں نے کہا: ہم لمبائی ناپا کرتی تھیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ انھوں نے کہا:

اصل میں زینب ہم سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی تھیں کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرتیں اور (اس کی اجرت) صدقہ کرتی تھیں۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: "مَا يُبْكِيكِ؟"، فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ، وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟ ثُمَّ قَالَ: اتَّقِي اللهَ يَا حَفْصَةُ". (سنن ترمذی:3894)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی

بیٹی ہونے کا طعنہ دیا ہے،تو وہ رونے لگیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں، آپ نے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ تو انہوں نے کہا: حفصہ نے مجھے یہ طعنہ دیا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں،تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو ایک نبی کی بیٹی ہے، تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو ایک نبی کے عقد میں ہے،تو وہ کس بات میں تجھ پر فخر کر رہی ہے، پھر آپ نے (حفصہ سے) فرمایا: "حفصہ! اللہ سے ڈر"۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

قَالَ: وَأُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ، أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، قَالَ: فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ، مَنْ هَذَا، أَوْ كَمَا قَالَ؟

قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ، قَالَ: فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَنَا۔ (صحیح مسلم:6315)

(ابو عثمان نہدی نے) کہا: اور مجھے خبر دی گئی کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے، پھر کھڑے ہوئے (یعنی چلے گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون شخص تھے؟ انہوں نے کہا کہ دحیہ کلبی تھے۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم تو انہیں دحیہ کلبی ہی سمجھے، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا خطبہ سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر بیان کرتے تھے۔

ام المؤمنین حضرت سودۃ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِذَا أَرَادَا سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم تَبْتَغِي بِذَالِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله

وسلم ۔ (صحیح بخاری:2593)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضامندی تھی۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ"۔ (صحیح بخاری: 4258)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم تھے اور جب ان سے خلوت کی تو آپ احرام کھول چکے تھے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا۔

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدَ بَرَّةَ ۔

(صحیح مسلم:5606)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: پہلے ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام (برہ) تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ آپ کو پسند نہ تھا کہ اس طرح کہا جائے کہ آپ برہ (نیکیوں والی) کے ہاں سے نکل گئے۔

ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ، وَهِيَ أُمُّ الْمَسَاكِينِ، سُمِّيَتْ لِكَثْرَةِ إِطْعَامِهَا الْمَسَاكِينَ، وَهِيَ مِنْ بَنِي هِلَالِ بْنِ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَتُوُفِّيَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ لَمْ تَلْبَثْ مَعَهُ إِلَّا يَسِيرًا

(المعجم الکبیر للطبرانی:148، ج24، المکتبۃ الشاملۃ)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، اور آپ کو "ام المساکین" کہا جاتا ہے، آپ کا یہ لقب اس لیے رکھا گیا کہ مسکینوں پر بہت زیادہ خرچ فرماتی تھیں، آپ بنو ہلال بن عامر بن صعصعۃ کے خاندان سے تھیں، آپ کا انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی ہو گیا، چنانچہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے کا تھوڑا عرصہ ہی موقع مل سکا۔

یادداشت

یادداشات

المصطفےٰ ﷺ مرکز کی دیگر مطبوعات

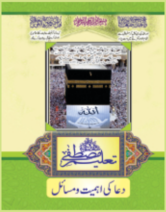

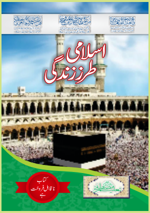

کتاب برائے فروخت نہیں ہے

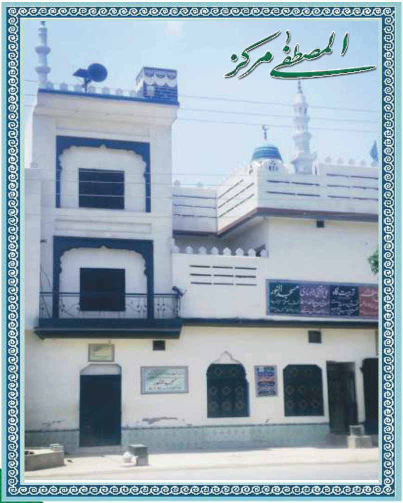

المصطفیٰ ﷺ مرکز | قرآن وسنت کی دعوت وبالادستی | فرقہ پرستی ومسلکی تعصّبات سے بالا | اتحاد وفلاحِ امتِ مسلمہ

قرآن مجید و تعلیمِ مُصطفیٰ ﷺ کُتب فی سبیل اللہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں

کیانی سٹریٹ، نیومل شرقی، بحریہ انکلیو روڈ اسلام آباد

چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ، شیخوپورہ

+92 300-5115922 almustafa markaz

almustafamarkz@gmail.com

تعلیم مصطفیٰ ﷺ کتب ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے موبائل سے QR کوڈ سکین کریں